www.emarsiya.com

سید برجیس حسین برجیسؔ امروہوی

مرثیہ

نوید گلشن فردوس ہے ولائے علیؑ (۱) بہشت و کوثر و تسنیم ہے عطائے علیؑ
جو کردگار کی مرضی وہی رضائے علیؑ خدا کی حمد ہے نام خدا ثنائے علیؑ
یہ ذکر بندگی بے نیاز ہے واللہ
بشر کو ان کا وظیفہ نماز ہے واللہ

نوید گلشن جنت ولائے حیدرؑ ہے (۲) گدا کو شاہ کریں یہ عطائے حیدرؑ ہے
رضائے خالق یکتا رضائے حیدرؑ ہے ثنائے حضرت باری ثنائے حیدرؑ ہے
علیؑ کی مدح نہیں یہ خدا کی طاعت ہے
بشر کے واسطے ذکر علیؑ عبادت ہے

زہے شرف کہ فضائل کی انتہا ہی نہیں (۳) نبی کے بعد یہ اوج اور کو ملا ہی نہیں
جو منکر آپ کا ہے قائل خدا ہی نہیں بجز علیؑ کوئی ہمنام کبریا ہی نہیں
زہے وقار کہ کیا اوج واحتشام ملا
نشاں رسولؐ سے پایا خدا سے نام ملا

محال ہے کہ بشر ان کا مرتبہ سمجھے (۴) سمجھ کے رحمت حق نور کبریا سمجھے
علیؑ کی کنبہ حقیقت کو کوئی کیا سمجھے جو سمجھے بھی تو نبیؐ سمجھے یا خدا سمجھے
بس ان کو نائب محبوب کبریا سمجھے
خدا جو آپ کو سمجھے انہیں خدا سمجھے

علیؑ ولی خدا شامل کلام نبیؐ (۵) وصی خیر ورا زینت مقام نبیؐ
امین راز نبیؐ مرسل پیام نبیؐ علیؑ سے نام خدا ہے جہاں میں نام نبیؐ
نبیؐ کا دین شہ انس و جاں سے قائم ہے
زمانہ آج امام زماں سے قائم ہے
خدا کا نام نہ روشن کسی نبیؐ سے ہوا (۶) فروغ شمع مبیں کب کس ولی سے ہوا
کمال دین رسولؐ خدا وصی سے ہوا خدا کا نام ہوا تو فقط علیؑ سے ہوا
عجب ہے ان سے زمانے کا انتظام نہ ہو
زبان حق سے بھلا کیوں خدا کا نام نہ ہو
جہاں میں مثل پیمبرؐ کے احترام علیؑ (۷) جو مصطفیٰؐ کی جگہ ہے وہی مقام علیؑ
علیؑ سے نام خدا ہے خدا سے نام علیؑ خدا کے ملک میں ہے نظم و انتظام علیؑ
خدا کے سامنے ان کا یہ اقتدار نہ ہو
جو خانہ زاد ہو کیوں اس کا اعتبار نہ ہو
خدا نے آپ کو پیدا کیا عطا کے لیے (۸) جو شہ بھی مانگے تو موجود ہے گدا کے لیے
اجل سے کہتے تھے آجان لے خدا کے لیے سخا تھی ان کے لیے اور یہ سخا کے لیے
جو ایک پھول کا سائل ہوا ہزار ملے
جو ایک نان کوئی مانگ لے قطار ملے
خدائے پاک نے بخشا وہ اقتدار انہیں (۹) رسولؐ جانتے تھے اپنا افتخار انہیں
نبیؐ کی طرح خدا سے ملا وقار انہیں جو اُن کو آیا ہے قرآں تو ذوالفقار انہیں
نبیؐ کو حق نے خود ان کے شرف جتائے ہیں
علیؑ کی شان میں سورے بہت سے آئے ہیں

www.emarsiya.com

کھلا ہوا ہے جو خالق نے احترام کیا (۱۰) نبیؐ سے آپ کے لہجہ میں خود کلام کیا
درود ان پہ جو بھیجا انہیں سلام کیا انہیں رسولؐ کیا اور انہیں امام کیا
نبیؐ کی طرح ہر اک سے شرف میں افضل ہیں
جو وہ ہیں ختم رسل یہ امام اول ہیں

وہ شمع دیں ہیں تو روشن ضمیر ہیں حیدرؑ (۱۱) نبیؐ ہیں شاہ دو عالم وزیر ہیں حیدرؑ
نبی معین جہاں دستگیر ہیں حیدرؑ نبیؐ امیر جناب امیر ہیں حیدرؑ
یہی رسولؐ کے نفس نفیس ہیں گویا
نبیؐ ہیں تن تو یہ راس الرئیس ہیں گویا

رسولؐ راہ خدا ہیں تو راہبر حیدرؑ (۱۲) وہ آفتاب کرامات ہیں قمر حیدرؑ
رسولؐ اگر جسد شرع ہیں تو سر حیدرؑ نبیؐ مدینہ علم خدا ہیں در حیدرؑ
رسولؐ پاک ہیں بدرالدجیٰ تو ضو ہیں علیؑ
نبیؐ ہیں شمع رہِ حق اگر تو لو ہیں علیؑ

رسول آئینہ حق ہیں حق نما ہیں علیؑ (۱۳) وہ خاص رحمت رب حجت خدا ہیں علیؑ
جو مصطفیٰ ہیں محمدؐ تو مرتضیٰ ہیں علیؑ رسولؐ پاک ہیں والشمس والضحیٰ ہیں علیؑ
رسولؐ خاتم دوراں ہیں اور نگیں حیدرؑ
رسولؐ پاک ہیں یٰسیں تو ہیں مبین حیدرؑ

رسول پاک ممیز ہیں امتیاز علیؑ (۱۴) جو وہ جہان میں یکتا تو یکہ تاز علیؑ
وہ عین نور خدا چشم بے نیاز علیؑ رسولؐ وجہ خدا دست کارساز علیؑ
عجب وقار شہنشاہ نیک ذات کا ہے
یہ جو بھی کام کریں وہ خدا کے ہات کا ہے

www.emarsiya.com

نبیؐ کو حق نے کیا ہے جو شافع محشر (۱۵) تو اس کے فضل سے یہ بھی ہیں ساقی کوثر
نبیؐ کو گر ہوئی معراج عرش خالق پر   خدا کے گھر میں چڑھے ان کے دوش پر حیدرؑ
زیادہ گرچہ فضیلت رسولؐ دیں کی ہوئی
خدا کے گھر میں ولادت مگر انہیں کی ہوئی

خدا سے آپ کو وہ اوج بے شمار ملا (۱۶) ہر اک نبیؐ کو یہ رتبہ نہ یہ وقار ملا
علیؑ کو نام خدا نام کردگار ملا   انہیں کے فیض سے مجھ کو یہ اقتدار ملا
زہے کرم کہ عطا کی یہ عزّ و جاہ مجھے
خود اپنے سر پہ بٹھاتے ہیں بادشاہ مجھے

یہ اس حقیر کی عزت اسی ثنا سے ہوئی (۱۷) مرے کلام کی شہرت اسی ثنا سے ہوئی
عروس نظم کی زینت اسی ثنا سے ہوئی   مری زبان کو طلاقت اسی ثنا سے ہوئی
ہر ایک شعر پہ دل سب کے لوٹ جاتے ہیں
کہ بولتے ہوئے مضموں زبان پہ آتے ہیں

سلاستیں بھی ہیں رنگیں بیانیاں بھی ہیں (۱۸) سخن میں حسن بھی ہے نکتہ دانیاں بھی ہیں
کسی مقام پہ کچھ لن ترانیاں بھی ہیں   ملاحتیں بھی ہیں شیریں زبانیاں بھی ہیں
ہر اک کھچا ہوا مصرع زبان حال میں ہے
مزا یہ ہے کہ سخن اپنی بول چال میں ہے

سخن شناس ہوں ذی فہم ہوں ذہین ہوں میں (۱۹) خدا کی شان کہ مداح شاہ دیں ہوں میں
جہاں میں ذاکر سلطان مومنین ہوں میں   شمیمؔ کے چمنستاں کا خوشہ چیں ہوں میں
مرے ریاض میں ہے گلشن نعیم کا رنگ
پکارتی ہے یہ خوشبو کہ ہے شمیمؔ کا رنگ

www.emarsiya.com

اسی چمن کی ہوا سے میں باغ باغ ہوا (۲۰) اسی کی بو سے معطر ہر اک دماغ ہوا
گلوں کے سامنے گل طور کا چراغ ہوا مرے وقار پہ مہتاب کو بھی داغ ہوا
نظر ملائے قمر کب یہ اس کو یارا ہے
جہاں میں اوج پہ برجیسؔ کا ستارا ہے

کہاں تک اپنے سخن کی ثنا بیاں کروں (۲۱) کچھ اب فضائل شاہ ہدا بیان کرو
شجاعت شہِ ہر دوسرا بیان کروں ہزبرِ شیر خدا کی وغا بیان کروں
سپاہ شام پہ یوں غیض میں جناب آئے
زمیں لرز کے پکاری ابو ترابؑ آئے

اگر نظر سوئے دربار عام کرتے ہیں (۲۲) خدا کا شکر امام انام کرتے ہیں
کلیجے کانپتے ہیں وہ کلام کرتے ہیں سپاہ شام سے حجت تمام کرتے ہیں
پکارتے ہیں کہ احمدؐ کا میں نواسہ ہوں
خدا گواہ کہ سولہ پہر کا پیاسہ ہوں

میں ورثہ دار رسولؐ انام بھی نہ سہی (۲۳) ابو ترابؑ کا قائم مقام بھی نہ سہی
جناب فاطمہؑ کا لالہ فام بھی نہ سہی جو تم امام نہ سمجھو امام بھی نہ سہی
رکھو نہ داخل سادات نیک خوہی سہی
میں اک تمہارے پیمبرؐ کا کلمہ گو ہی سہی

امام پاک کے لب پر جو یہ کلام آئے (۲۴) فقط جواب میں تیر سپاہ شام آئے
سوئے خیام شہنشاہ تشنہ کام آئے حرم میں روتے ہوئے قبلہ انام آئے
کہا کہ صبر کرو اے بلا نصیب بہن
اب الوداع کہ جاتا ہے یہ غریب بہن

خدا کے واسطے روؤ نہ زار زار بہن (۲۵) رضائے حق میں بھلا کس کا اختیار بہن
ہماری جان کے دشمن ہیں بے شمار بہن کسی طرح نہ بچے گا یہ بیدیار بہن
علیؑ کی جائی ہو تم اپنے دل پہ جبر کرو
بس اب یہی ہے مناسب کہ ہم کو صبر کرو

یہ سن کے سامنے بانوئے سوگوار آئیں (۲۶) ملول و مضطر و نالاں و اشکبار آئیں
غم امام میں بے تاب و بیقرار آئیں حضور بادشہِ آسماں وقار آئیں
کہا غضب ہے کہ بے کس کی آس توڑ چلے
کنیز خاص کو جنگل میں کس پہ چھوڑ چلے

کہا کہ سر پہ ہے پروردگار صبر کرو (۲۷) یہ تشنہ کام ہے بے اختیار صبر کرو
ہر ایک بار نہ ہو اشکبار صبر کرو بہت نہ روؤ مری غمگسار صبر کرو
یہ غم نہ کیجیے کہ بچوں کو کون پالے گا
تمہارا اجڑا ہوا گھر خدا سنبھالے گا

یہ کہہ کے آپ سوئے لشکر شریر آئے (۲۸) فرس اڑاتے ہوئے شاہ دستگیر آئے
عجب نہیں ہے کہ چکر میں چرخ پیر آئے ملک پکارتے ہیں حضرت امیر آئے
غضب میں یوں شہِ عالیجناب آتے ہیں
زمیں نے اٹھ کے کہا بوترابؑ آتے ہیں

صفوں میں آ کے کہا صفدر و دلیر ہیں ہم (۲۹) یہ بھوک پیاس ہے پر زندگی سے سیر ہیں ہم
پکارتے ہیں زبردست تم سے زیر ہیں ہم جہاں میں بیشۂ شیر خدا کے شیر ہیں ہم
ہمارا مثل بھلا کون کائنات میں ہے
بتاؤ زورِ ید اللہ کس کے ہات میں ہے

www.emarsiya.com

ہمارے سامنے کیا فوج بدشعار یہ ہے (۳۰) ادھر سے کوئی بڑھے صرف انتظار یہ ہے
کہ پیروئی ید اللہ نامدار یہ ہے ملک سے جو نہ رکی تھی وہ ذوالفقار یہ ہے
پھر آج جنگ کی حسرت یہاں نکالے گی
جنوں کی طرح تمہاری بھی جاں نکالے گی

پرے الٹ کے دلیروں کو خوں میں بھر کے رہیں (۳۱) مقابل آئیں فرشتے تو پر کتر کے رہیں
کبھی کسی سے نہ دب کر رہیں نہ ڈر کے رہیں مگر زبان سے جو کچھ کہیں وہ کر کے رہیں
کبھی یہ آنکھ نہ جھپکے جو سامنے برق آئے
جو سر بھی جائے تو ہرگز نہ بات میں فرق آئے

مصیبتوں پہ شکایت کبھی نہیں کرتے (۳۲) بروں پہ لطف وعنایت کبھی نہیں کرتے
مخالفوں کی رعایت کبھی نہیں کرتے دم جدال مروت کبھی نہیں کرتے
ہماری تیغ نے روح الامیں کے پر کاٹے
اگر چہ تھے اسی گھر کے مرید پر کاٹے

عدوئے نحس کا ہم منہ بگاڑ دیتے ہیں (۳۳) پہاڑ میں بھی علم اپنا گاڑ دیتے ہیں
ہر ایک ظلم کی بستی اجاڑ دیتے ہیں جہاں سے کفر کی بنیاد اکھاڑ دیتے ہیں
یہ تیغ وہ ہے کہ دیووں کے گھر اجاڑے ہیں
یہ ہاتھ وہ ہیں کہ قلعوں کے در اکھاڑے ہیں

خدنگ آئے اڑے راہوار تیغ چلی (۳۴) اٹھا غبار گرے شہسوار تیغ چلی
اٹھے نشان بڑھے نیزہ دار تیغ چلی لپک کے ناریوں پہ شعلہ بار تیغ چلی
یہی پکار تھی لو شامیوں کی شامت آئی
زمیں پہ صور پھنکے آج کیا قیامت آئی

www.emarsiya.com

اُدھر خدنگ ادھر تیغ شعلہ بار چلی (۳۵) سیاہ شام پہ اُڑ اُڑ کے بار بار چلی
لچک کے ناز سے جس دم وہ گلعذار چلی پکارنے لگے موذی کہ ہم کو مار چلی
ریاض دیر سے دوزخ کی سمت ریلتی ہے
مثال موت یہ ناگن سروں پہ کھیلتی ہے

وہ ناز کی وہ ادائیں وہ بانکپن اس کا (۳۶) وہ شوخیاں وہ شرارت بھرا چلن اس کا
وہ سرخ رنگ وہ نکھرا ہوا بدن اس کا نظر جھکائے جو منہ دیکھے لے دولہن اس کا
عجیب حُسنِ حسن کبریا نے بخشا ہے
علیؑ نے خود اسے اپنی بغل میں رکھا ہے

عدو کی فوج پہ بڑھتی ہے قدر کی صورت (۳۷) سپر کو چاک کیا دم میں صدر کی صورت
لعیں فرار تھے خیبر کے غدر کی صورت قریب شام چمکتی تھی بدر کی صورت
اسی نے دین رسولؐ خدا سنبھالا ہے
جہاں میں آج تک اس تیغ کا اجالا ہے

پڑھایا خلق کو کلمہ دم جلال اپنا (۳۸) ہر ایک دل کو اڑایا کہ یہ ہے مال اپنا
ہوا وہ ذبح دکھایا جسے جمال اپنا ہلال تیغ نے روشن کیا کمال اپنا
کیا تھا چرخ پہ داغی قمر کا صدر تلک
اسی کے قرب کا سکہ رواں تھا بدر تلک

مثال شاہ ہدا غیظ میں بھری تھی حسام (۳۹) لہو میں ڈوب کے بھی زہر سے ہری تھی حسام
علی کو چرخ سے اتری تھی وہ کھری تھی حسام دولہن تھی ناز میں پرواز میں پری تھی حسام
عیاں ہے سب پہ یہی صاف اس کے قبضہ سے
کوئی نکال تو لے قاف اس کے قبضہ سے

www.emarsiya.com

کبھی کسی کے بدن میں سمائی جاں کی طرح (۴۰) کسی کے منہ سے وہ نکلی کبھی فغاں کی طرح
ابھر کے چلتی تھی معشوق نوجواں کی طرح وہ شوخ رنگ وہ پتلی کمر وہ بانکی طرح
دولہن تھی یا کوئی معشوق لاجواب تھی وہ
مزہ تو یہ ہے کہ گھونگٹ میں بے حجاب تھی وہ

یہ لال ہو تو سیہ رو کا دل دہل جائے (۴۱) عدو کو غیض میں دیکھے تو دم نکل جائے
جو کوئی خواب میں چھو لے تو ہاتھ پھل جائے وہ تیز آب کے تیزاب جس سے جل جائے
یہ آنچ کیوں نہ ہو اس کی کہاں سے آئی ہے
سقر کی آگ میں اللہ نے بجھائی ہے

بلا کی تیغ ہے آفت میں سب کی جانیں ہیں (۴۲) سنانیں گڑ گئی ہیں سرنگوں کمانیں ہیں
نئے ہی رنگ ہیں اس کے نئی ہی شانیں ہیں دہن کا نام نہیں اور دو زبانیں ہیں
دغا کا جوش بھی ہے مائل خروش بھی ہے
زباں کا کام بھی کرتی ہے اور خموش بھی ہے

یہ حسن ہے پہ تکبر نہیں دماغ نہیں (۴۳) جہاں میں روشنی اس کی ہے پر چراغ نہیں
بدن پہ سیکڑوں گل ہیں پہ کوئی داغ نہیں ہزاروں پھول بھی اس میں ہیں اور باغ نہیں
یہ آب و تاب بھی ہے اور پھر گہر بھی نہیں
مزا تو یہ ہے کہ پھل بھی ہے اور ثمر بھی نہیں

وفا شعار بھی ہے اور باوقار بھی ہے (۴۴) خدا کی شان کہ طاؤس بھی ہے مار بھی ہے
یہ شعلہ بار بھی ہے تیغ آبدار بھی ہے گلے میں مجد بھی ہے اور گلے کا ہار بھی ہے
زمیں پہ پاؤں نہیں رکھتی اور چلتی ہے
شجر نہیں ہے مگر کھیت میں ہی پھلتی ہے

www.emarsiya.com

رہے زمین پہ اور چرخ پر رسائی بھی (۴۵) عدو کی فوج میں بھاگڑ بھی ہے دہائی بھی
بتوں سے میل بھی کلمہ پڑھے خدائی بھی کبھی نہ چرخ سے اتری فلک سے آئی بھی
پہاڑ خاک کرے جو وہ شعلہ ور ہے یہ
علیؑ کی تیغ ہے ایمان کی سپر ہے یہ

یہ تیغ تیز بھی ہے اور نئی بنی بھی ہے (۴۶) یہ صلح کار بھی ہے جنگ کی ٹھنی بھی ہے
اجل سے میل بھی ہے اور کٹی چھنی بھی ہے گھروں میں اس سے اندھیرا بھی روشنی بھی ہے
سیاستوں کا اسے وہ قرینہ آتا ہے
اجل کو تیغ کے ڈر سے پسینہ آتا ہے

مزا تو یہ ہے کہ کھانے میں بدمزا بھی نہ ہو (۴۷) خود اس سے جھک کے ملے جس سے آشنا بھی نہ ہو
بدوں کے مال نہ چھینے تو پھر بھلا بھی نہ ہو یہ سر اتار دے اور اس کے سر خطا بھی نہ ہو
ہزار خوں بھی کرے اور سرخرو بھی رہے
گھروں پہ پھیر دے پانی اور آبرو بھی رہے

وہ راہوار ہر اک جس کو باد پا باندھے (۴۸) جمے نہ رنگ تو کیا طائر حنا باندھے
یہ تاب کیا ہے کہ مضموں کوئی نیا باندھے وہ آپ اپنی ہوا کھوئے جو ہوا باندھے
کسی پری نے بھی کب یہ وقار پایا ہے
جناب فخر سلیماں کا سر پہ سایا ہے

حسام شاہ سے ہر اک حسام آری ہے (۴۹) کہیں سناں کہیں برچھی کہیں کٹاری ہے
اڑیں گے دیو بھی چورنگ یہ دو دھاری ہے حسام حیدرؑ کرار ہے کراری ہے
جہاں میں شیر درندہ شکار ہیں اس کے
دبیں پہاڑ وہ چوٹی کے وار ہیں اس کے

برس رہے ہیں لعینوں کے سر پہ بچھو ہے (۵۰) حواس میں کوئی اڑ نہ کوئی اکھڑ ہے
کسی کا تیر کسی کی کماں پہ گڑ بڑ ہے بتوں سے چھٹ گئیں جانیں غضب کی بھاگڑ ہے
کہیں اماں نہیں ملتی جدھر کو بھاگتے ہیں
سروں کو پھینک کے ناری سقر کو بھاگتے ہیں

وفور خوف سے بھاگی جو فوج بدعت وشر (۵۱) فرس پہ تن کے پکارے امام جن و بشر
نکل کے آتو ذرا کس طرف چھپا ہے عمر تری بھی خیر نہیں کچھ خبر ہے او اکفر
ہلال تیغ سے سب اہل شام بھاگ گئے
فرات چھوڑ کے ناری تمام بھاگ گئے

یہ سن کے جنگ کو اک دیونا بکار آیا (۵۲) شرر کی مثل بھڑک کر وہ اہل نار آیا
غضب میں جن کی طرح ننگ روزگار آیا ہوا سے جنگ میں بل کھا کے مثل مار آیا
کہا اجل نے یہ کیا دل میں لہر ہے موذی
یہ کار زار ترے حق میں زہر ہے موذی

قریب شاہ جو آیا وہ ظالم خود کام (۵۳) فرس پہ تنکے پکارا کہ میں ہوں ہمسر سام
کمال خلق پہ روشن ہے بدر ہے مرا نام بہت جلا ہوں مگر آج صبح سے تا شام
جگر کی آگ سے گویا چراغ ہے دل میں
بہت سیاہ کٹی اس کا داغ ہے دل میں

پکارے شہ یہ تکبر یہ بدماغی ہے (۵۴) تو کھیت میں نہ پھلے گا ارے کہ باغی ہے
یہ فرق شعلہ شمشیر کی چراغی ہے ترے تو نام سے روشن ہے یہ کہ داغی ہے
جو مرد ہے تو مٹانا تو اپنے صدر کا داغ
بھلا جہاں میں مٹا ہے کسی سے بدر کا داغ

www.emarsiya.com

ہمارے سامنے کیا تیری اصل او خودکام (۵۵) جو تو ہے بدر تو ہے حق بدر اپنا کام
ہمیں خطر نہیں ظالم جو تو ہے ہمسر سام کہ سر پہ چلتے ہی صمصام تجھ کو ہو سر سام
ترے جگر سے نہ سوزش کا خار نکلے گا
تجھی پہ تیغ کے دل کا بخار نکلے گا

وہ بولا کھیت میں جم کر جو کارزار کروں (۵۶) عدو کے جامہ ہستی کو تار تار کروں
پہاڑ خاک ہو گر میں غضب میں وار کروں بغیر تیر و تبر شیر کو شکار کروں
کہا کہ مکر میں برتر ہے فوج ناری سے
تو کم نہیں ہے ستمگر سگ شکاری سے

سر غرور جھکے گا نہ حد سے بڑھ اکفر (۵۷) حسام چلتے ہی کھل جائیں گے ترے جوہر
مزا دکھائیں گی تیری تعلیاں خود سر تری خطا نہیں ظالم یہ نام کا ہے اثر
عروج بھی ہو تو دو دن کمال رہتا ہے
ہمیشہ بدر کے سر پر زوال رہتا ہے

فرس منگا کے چڑھا پھر وہ ظالم غدار (۵۸) شقی نے تن کے ندا دی کہ اے شہ ابرار
مرا قصور نہیں بد لگام ہے رہوار سنبھل گیا ہوں میں اب دیکھئے مری پیکار
جگر کو داغ نہیں دل کو اضطرار نہیں
زمیں پہ گرنے کا دل پر کوئی غبار نہیں

کہا نہیں تو بہادر ہے اس میں شک کیا ہے (۵۹) کہیں جنوں کے بھی دل پر غبار آتا ہے
نہ آبرو کی نہ حرمت کی کوئی پروا ہے تری تو ضرب کا دیووں کے دل پہ سکہ ہے
بلا کی شکل سے شیطاں کو ہول آتا ہے
ہر ایک جن ترے سایہ سے جاں بچاتا ہے

یہ سن کے آیا سناں تان کر وہ بے ایماں (۶۰) ادھر سے چل جو گئی تیغ سرورِ ذی شاں
زمیں پہ جھن سے گری ٹوٹ کر سناں کی زباں شقی کے ہوش اڑے ڈانڈ پر پڑا تاواں
اجل پکاری کہ اب بھی نہ مار کھا موذی
ارے یہ دلبر حیدر ہیں بھاگ جا موذی

سناں کو پھینک کے ظالم نے کھینچ لی تلوار (۶۱) ادھر بھی شاہ نے لی کہہ کے یا علی تلوار
کڑک کے برق سی چمکی وہ صیقلی تلوار ہر ایک سمت سے گھوڑے بڑھے چلی تلوار
ادھر سے وار تھے اوچھے اِدھر صفائی تھی
حسا میں تھیں کہ حسینوں کی وہ لڑائی تھی

بہار آئی ہے ہاں ساقیا شراب پلا (۶۲) حساب کا نہیں کچھ خوف بے حساب پلا
ہوا میں آیا ہے برجیس آفتاب پلا مئے ولائے جناب ابوتراب پلا
وفور رشک سے شامی کباب ہو ساقی
حریف مست کی مٹی خراب ہو ساقی

وہ اب شغال پہ ضرغام نے سنبھالی تیغ (۶۳) اڑی وہ شہپر قدسی اڑانے والی تیغ
چلی چمک کے وہ مثل مہ جلالی تیغ وہ غل ہوا کہ چلی بدر پر ہلالی تیغ
گری کہ دم کی طرح زیب صدر تھی گویا
یہ جنگ شام نہ تھی جنگ بدر تھی گویا

لڑے جو دیر تلک فوج سے شہ ابرار (۶۴) ندا یہ کان میں آئی کہ اے مرے دلدار
یہ دائی ان تری زخمی کلائیوں کے نثار ہزاروں قتل ہوئے سیکڑوں ہوئے فی النار
تری خوشی سے یہ دائی بھی شاد ہے بیٹا
میں واری وعدہ طفلی بھی یاد ہے بیٹا

www.emarsiya.com

کہیں بپا نہ ہو محشر جہاد ختم کرو (۶۵) بلا رہے ہیں پیمبرؐ جہاد ختم کرو
منانے آئی ہے مادر جہاد ختم کرو مچلتے ہیں علی اصغرؑ جہاد ختم کرو
حزیں ہے پیاس سے ہر ایک جاں نثار ترا
سپاہ کو لب کوثر ہے انتظار ترا

یہ سن کے اشک ہوئے چشم شاہ سے جاری (۶۶) حسام روک لی گردن جھکا کے اک باری
علیؑ کی تیغ سے بولے بہ نالہ و زاری بس اب بچھڑتا ہے تجھ سے یہ فدیہ باری
اخیر اب یہ مصیبت نصیب ہے اے تیغ
تری ہماری جدائی قریب ہے اے تیغ

ہماری جان کے دشمن ہیں بے شمار اے تیغ (۶۷) بس اب نہ تجھ سے ملے گا یہ بے دیار اے تیغ
بہت ستائیں گے بچوں کو اہل نار اے تیغ مگر ذرا مرے عابدؑ سے ہوشیار اے تیغ
برائے قتل یہ ظالم نہ ہاتھ اٹھائیں کہیں
مرے مریض کا ناری نہ خوں بہائیں کہیں

ادھر تو تیغ سے کہتے تھے شاہ تشنہ جگر (۶۸) اُدھر یہ فوج کو چلایا شمرِ بد گوہر
غضب کی جا ہے کہ تنہا سے ڈر گیا لشکر یہ سن کے چار طرف سے بڑھے وہ بانیٔ شر
قیامت آگئی حق کے ولی تباہ ہوئے
حسینؑ گھر گئے شیعو! علیؑ تباہ ہوئے

گھٹا کی طرح سے چھائے ہوئے ہیں فوج کے دل (۶۹) چھ سمت سے اُمڈے ہیں ڈھالوں کے بادل
فلک نظر نہیں آتا سیاہ ہے جنگل مثال برق چمکتے ہیں برچھیوں کے پھل
شرر کی طرح جو تیر ستم لپکتے ہیں
حسینؑ یاس سے اک اک کے منہ کو تکتے ہیں

سیاہ شام سیاہی کی طرح چھائی ہے (۷۰) ادھر حسینؑ اکیلے اُدھر خدائی ہے
حرم پکارتے ہیں یا علیؑ دہائی ہے   کہ ایک جان پہ نو لاکھ کی چڑھائی ہے
کوئی بھی مونس و ہمدم سوائے یاس نہیں
ارے غضب ہے کسی کو نبیؐ کا پاس نہیں

جبیں کے چومنے کو لاکھ تیر آتے ہیں (۷۱) خوشی سے تیغوں کو حضرت گلے لگاتے ہیں
فرس پہ پیاس کی شدت سے غش جو آتے ہیں   کبھی سنبھلتے ہیں اور گاہ ڈگمگاتے ہیں
کبھی پکارتے ہیں آؤ ساتھ دو عباسؑ
فرس سے گرتا ہے بیکس سنبھال لو عباسؑ

خدا کے عرش کا تارہ زمیں پہ گرتا ہے (۷۲) غریب پیاس کا مارا زمیں پر گرتا ہے
نبیؐ کا راج دولارا زمیں پہ گرتا ہے   ابوتراب کا پیارا زمیں پہ گرتا ہے
وہ اب سمند سے ریتی پہ گرنے والا ہے
کہ چکی پیس کے زہرا نے جس کو پالا ہے

فرس پر کانپتا ہے جسم زار ہائے غضب (۷۳) وہ ایک جان وہ لاکھوں کے وار ہائے غضب
سناں ہوئی ہے کلیجے کے پار ہائے غضب   زمین پہ بیٹھ گیا راہوار ہائے غضب
جگر پکڑ کے سوئے خاک پھر پڑے مولا
زمین گرم پہ تیورا کے گر پڑے مولا

بس اب تو خاک پہ زہرا کے جائے بیٹھے ہیں (۷۴) ہزاروں داغ کلیجہ پہ کھائے بیٹھے ہیں
خدا کی راہ میں سب گھر لٹائے بیٹھے ہیں   حسینؑ خاک پہ گردن جھکائے بیٹھے ہیں
زمیں گرم کو جھک جھک کے چومتے ہیں حسینؑ
یہ شوق وصل خدا ہے کہ جھومتے ہیں حسینؑ

پکارے سرور دلگیر الفراق بہن (۷۵) بس اب اخیر ہے شبیر الفراق بہن
بدن میں سیکڑوں ہیں تیر الفراق بہن گلے پہ پھرتی ہے شمشیر الفراق بہن
خوشی سے دل پہ اٹھانا ہر اک مصیبت کو
نہ بھول جائیو مظلوم کی وصیت کو

در خیام سے خواہر پکاری اے بیرن (۷۶) لہوبھری تری صورت کے واری اے بیرن
تمہیں خبر نہیں کچھ بھی ہماری اے بیرن تڑپ رہی ہے سکینہ تمہاری اے بیرن
یہ پوچھتی ہے کہ کس وقت گھر کو آؤ گے
بتاؤ اب اسے سینہ پہ کب سلاؤ گے

پکاریں بنت پیمبر میں کیا کروں ہے ہے (۷۷) اجل نے لوٹ لیا گھر میں کیا کروں ہے ہے
گزر گیا مرا دلبر میں کیا کروں ہے ہے شقی کے ہاتھ میں ہے سر میں کیا کروں ہے ہے
جلا ہے گلشن ہستی، میں لٹ گئی لوگو
اجڑ گئی مری بستی میں لٹ گئی لوگو

وہ دشت ظلم وہ تنہائی وہ اندھیری رات (۷۸) وہ فکر و یاس وہ پیاروں کے داغ وہ سادات
علی کی روح حفاظت کو یا خدا کی ذات بہن سے زینب دلگیر نے کہی یہ بات
حرم میں آپ رہیں بیکسوں کی نصرت کو
میں گرد خیمہ پھروں رات بھر حفاظت کو

یہ بات کہہ کے چلی بنت حیدرؓ کرار (۷۹) زباں پہ نالہ و فریاد ہاتھ میں تلوار
حرم سرا سے جو نکلی وہ مضطر و ناچار تو دیکھا آتا ہے خیمے کی سمت ایک سوار
پکاریں بنتِ علیؑ اور سمت جا بھائی
یہ بارگاہِ نبیؐ ہے ادھر نہ آ بھائی

رکا نہ وہ تو پکاریں غضب میں آتی ہوں (۸۰) عداوتوں کا تمہاری مزا چکھاتی ہوں
خدا کے عرش کا پایہ ابھی ہلاتی ہوں کہ صبر سبط پیمبر سے ہاتھ اٹھاتی ہوں
نہ یہ سمجھ کہ اسیر غم و محن ہوں میں
علیؑ کی جائی ہوں عباسؑ کی بہن ہوں میں

نہ مانا پھر بھی جو وہ شہسوار نیک انجام (۸۱) غضب میں آ گئیں ہمشیر سید ناکام
فرس اڑا کے جو وہ آ گیا قریب خیام جھپٹ کے دختر شیر خدا نے پکڑی لگام
لگام پکڑی جو اس سوگوار نے بڑھ کر
گلے میں ڈالدیں باہیں سوار نے بڑھ کر

تڑپ کے صورت بسمل وہ جان کھونے لگا (۸۲) جگر دھڑکنے لگا بیقرار ہونے لگا
غم حسینؑ میں منہ آنسوؤں سے دھونے لگا جھکا کے دوش پہ سر زار زار رونے لگا
کہا نہ روؤ خدا کا ولی ہوں اے بیٹی
میں غمزدہ ترا بابا علیؑ ہوں اے بیٹی

پکاریں ہائے لٹا گھر خبر نہ لی بابا (۸۳) بچھڑ گیا علی اکبر خبر نہ لی بابا
گذر گیا علی اصغر خبر نہ لی بابا کٹا حسینؑ کا بھی سر خبر نہ لی بابا
حرم کا لٹ گیا زیور مدد نہ کی تم نے
چھنی ردائیں جلا گھر مدد نہ کی تم نے

میانِ بزم ہے رقت کا جوش اے برجیسؔ (۸۴) امام عصر ہیں محو خروش اے برجیسؔ
نہ اب حواس ہیں سالم نہ ہوش اے برجیسؔ یہ ذکر ہو نہیں سکتا خموش اے برجیسؔ
غرض بیانِ غم اہل بیت آساں نیست
حکایتیست کہ آنرا بشرح پایاں نیست